

تبرکات امیر شریعت

لطف پر دھوکے نئے نمایاں کیسے جلوے میں آئے ہیں  
 محبت آئینہ سوجھ چکی غصے وجودِ بزمِ جہان کے ہیں  
 دکھا جو منہا بکشت ساقی رہی نہ عورتا ب ضبط باقی  
 ہر اک مہینہ لپکا دکھا بہانے ہیں یہاں رہے ہیں

راستوں میں ہے گواہا جاوون طرفے مہدول  
میریں کھلا ہی پڑتا ہے کیا فروش ہزارے  
نار عظیم آبادی

عظیم آبادی  
۱۰ مارچ ۱۹۶۷ء  
مقام شہر

سے یہ جسنی کہیں بیان نہ آجائے  
ہر سہا قدی کا گہرا ہوا نہ آجائے  
نذر احس کی کو تو لا گیا  
عشاقی رسوا بیان نہ آجائے

ختم نہ کرشمے رات گزر بیگی  
جانے بچھنے حیات گزر بیگی